قربانی کے وقت کے متعلق تفصیل

دار الافتاء اهلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

(1) قربانی کے وقت کے بارے میں معلوم کرنا ہے کہ عید کے تیسرے دن یعنی ذوالحج کی بارہ تاریخ کو کتنے بجے تک قربانی کی جاسکتی ہے اور عوام میں یہ جو مشہور ہے کہ قربانی کا وقت عید کے تیسرے دن 10 بجے تک یا ظہر تک ہے، اس کی کیا حقیقت ہے؟

(2) اور مزید یہ بھی ارشاد فرمادیں کہ ایک شخص اگر جان بوجھ کر بغیر کسی وجہ کے قربانی کے پہلے اور دوسرے دن قربانی نہیں کرتا اور تیسرے دن مغرب سے کچھ دیر پہلے قربانی کا جانور ذبح کرتا ہے تو کیا اس کی قربانی ہو جائے گی؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

(1) قربانی کا وقت عید کے تیسرے دن غروب آفتاب تک ہے۔ تیسرے دن کے غروب آفتاب سے پہلے تک اگر کوئی قربانی کرلیتا ہے، تو اس کی قربانی ادا ہو جائے گی۔ اور عوام میں مشہور بات کہ "قربانی کا وقت تیسرے دن 10 بجے تک یا ظہر تک ہے" شرعاً غلط اور بے بنیاد ہے۔

(2) قربانی میں اس بات کی اجازت ہے کہ پورے وقت میں جب چاہے کرے، یعنی پہلے دن سے تیسرے دن کے غروب آفتاب سے پہلے تک جب قربانی کرے گا، اس کی قربانی ہو جائے گی۔ البتہ! سب سے افضل پہلے دن قربانی کرنا ہے، پھر دوسرے دن، پھر تیسرے دن، اس لیے بہتر یہ ہے کہ اگر کوئی مجبوری وغیرہ نہ ہو تو پہلے دن قربانی کرلی جائے کہ اس میں ثواب زیادہ ہے۔

کنزالعمال میں ہے "عن علي قال: الأيام المعدودات ثلاثة أيام: يوم النحر ويومان بعده، اذبح في أيها شئت، وأفضلها أولها. "ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، فرمایا: گنتی کے دنوں سے مراد تین دن ہیں: دس ذوالحجہ کا دن اور دو دن اس کے بعد، ان میں سے جس دن میں چاہے ذبح کر اور ان میں سے سب سے زیادہ فضیلت والا دن پہلا ہے۔ (کنزالعمال، ج 05، ص 223، موسسۃ الرسالۃ)

درِ مختار میں ہے "وآخره قبيل غروب يوم الثالث "ترجمہ: قربانی کا آخری وقت تیسرے دن کے غروب آفتاب سے پہلے تک ہے۔ (الدرالمختار مع ردالمحتار، جلد 9، صفحہ 529، مطبوعہ کوئٹہ)

بہارِ شریعت میں ہے "قربانی کا وقت دسویں ذی الحجہ کے طلوع صبح صادق سے بارہویں کے غروب آفتاب تک ہے یعنی تین دن، دو راتیں اور ان دنوں کو ایام نحر کہتے ہیں۔" (بہارِ شریعت، جلد 3، حصہ 15، صفحہ 336، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فتاویٰ ہندیہ میں ہے "أنها تجب في وقتها وجوبا موسعا في جملة الوقت من غير عين، ففي أي وقت ضحى من عليه الواجب كان مؤديا للواجب سواء كان في أول الوقت أو في وسطه أو آخره"

ترجمہ: قربانی اپنے تمام وقت میں بغیر کسی معین وقت کے واجب ہے، تو جس پر قربانی واجب ہے اس نے کسی بھی وقت میں قربانی کی تو اس نے واجب ادا کر دیا، خواہ وہ اول وقت میں ہو، درمیانے وقت میں ہو یا آخری وقت میں ہو۔ (فتاویٰ ہندیہ، جلد 5، صفحہ 293، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

درِ مختار میں ہے "افضلها اولها" یعنی قربانی کے لیے پہلا دن افضل ہے۔

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے "ثم الثاني ثم الثالث" یعنی: (قربانی کے لیے پہلا دن افضل ہے) اس کے بعد دوسرا اور پھر تیسرا۔ (ردالمحتار، جلد 6، صفحہ 316، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

بہارِ شریعت میں ہے "یہ ضرور نہیں کہ دسویں ہی کو قربانی کر ڈالے اس کے لیے گنجائش ہے کہ پورے وقت میں جب چاہے کرے۔۔۔۔۔۔ پہلا دن یعنی دسویں تاریخ سب میں افضل ہے پھر گیارہویں اور پچھلا دن یعنی بارہویں سب میں کم درجہ ہے۔" (بہارِ شریعت، جلد 3، حصہ 15، صفحہ 334، 336، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : ابوالفیضان مولانا عرفان احمد عطاری مدنی

فتوی نمبر : WAT-3946

تاریخ اجراء : 23ذوالحجۃ الحرام1446ھ/20جون2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net